سوال

(239)مرحوم کے ورثاء ایک بیوی، پانچ بیٹے اورچھ بیٹیاں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بنام محمد ابراہیم فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں سے ایک بیوی روشن بیگم پانچ بیٹے امان اللہ، عنایت اللہ، حبیب اللہ ،امداداللہ، رحمت اللہ اور6 بیٹیاں اشرف النساء ارشاد بیگم ،زرینہ بیگم ،شمشاد بیگم ،مجیدہ بیگم ،رخسانہ بیگم چھوڑے۔ شریعت محمدی کے مطابق بتائیں کہ ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا ؟

اس کے بعد رحمت اللہ فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں سے چار سگی بہنیں اور دو انخیافی بہنیں اور4 انخیافی بھائی اور ایک ماں چھوڑی۔ اس کے بعد امان اللہ فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں سے ایک بیوی چھ بیٹیاں اور تین بھائی 2 سگی بہنیں اور4 انخیافی بہنیں چھوڑیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے فوتی کی ملکیت سے کفن دفن پر خرچ کیا جائے گا اس کے بعد اگر قرضہ ہے تو اسے ادا کیا جائے گا۔ پھر اگر جائز وصیت ہے تو ثلث مال سے ادا کی جائے گی اس کے بعد منقول خواہ غیر منقول کو ایک روپیہ قرار دے کر اس کے ورثاء میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

فوتی محمد ابراہیم : کل ملکیت 1 روپیہ

ورثاء : بیوی روشن بیگم 2 آنے بیٹے امان اللہ 1 آنہ 9 پائی، عنایت اللہ 1 آنہ 9 پائی، حبیب اللہ 1 آنہ 9 پائی، امداداللہ 1 آنہ 9 پائی، رحمت اللہ 1 آنہ 9 پائی۔ بیٹیاں اشرف النساء 2/1/10 پائیاں، ارشاد بیگم 2/1/10 پائیاں، شمشاد بیگم 2/1/10 پائیاں، مجیدہ بیگم 2/1/10 پائیاں، زرینہ 2/1/10 پائیاں، رخسانہ بیگم 2/1/10 پائیاں،

اس کے بعد رحمت اللہ فوت ہوگیا کل ملکیت 1 آنہ 9 پیسہ۔

ورثاء : ماں روشن بیگم 2/1/3 پائیاں، چار سگی بہنیں آنہ 2 پیسہ مشترک۔ 4 انخیافی بھائی 2/1/3۔

دوانخیافی بہنیں دونوں محروم رہیں گی۔ کیونکہ حدیث میں ہے :

((ألحقوا الفرائض بأہلها فما بقي فلأولى رجل ذكر))

اس کے بعد امان اللہ فوت ہوگیا کل ملکیت 1 آنہ 9 پیسہ۔

ورثاء: ایک بیوی 6،8/5/2 بیٹیوں میں سے 2/1/2 پائی ہر ایک کو، 3 سگے بھائی ہر ایک کو 1 پائی۔ ہر ایک کو دو سگی بہنیں۔ سگی بہن 64،35، سگی بہنیں 64،35۔

زاہدہ بیگم فوت ہوگئی کل ملکیت 3/1/2 پائیاں

ورثاء: بیٹی 20/7 پائی، بیٹی 20/7 پائی، بیٹی 20/7 پائی، بیٹا 10/7 پائی، خاوند 12/7

پائی

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 646

محدث فتویٰ